محسن کاکوروی

(حالاتِ زندگی)

محمد محسن نام، محسن تخلص، ۱۸۲۷ء میں قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ محسن کی تعلیم بچپن میں قدیم طرز پر ہوئی۔ بعد میں انگریزی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد کچھ عرصہ عدالت میں عہدہ نظارت پر فائز رہے۔ مگر جلد ہی ملازمت چھوڑ کر وکالت کا امتحان پاس کیا اور آگرہ میں پریکٹس کرنے لگے۔ ان کی قانونی لیاقت سے متاثر ہو کر حکام نے انھیں جج بنانا چاہا مگر انھوں نے آزاد رہنا پسند کرتے ہوئے یہ پیشکش منظور نہ کی۔ غدر کے ہنگامے کے بعد آگرہ چھوڑ کر مین پوری (بھارت) چلے گئے اور وفات تک وہیں رہے۔ اُنھوں نے نو سال کی عمر میں فریضہ حج ادا کیا۔

محسن کو بچپن ہی سے شعر گوئی کا شوق تھا۔ شروع میں اپنا کلام اصلاح کے واسطے مولوی ہادی علی اشکؔ کو دکھاتے رہے مگر جلد ہی اصلاح کی ضرورت باقی نہ رہی۔ ابتداء میں لکھنؤی فضا اور عام رنگ شاعری سے متاثر ہو کر غزلیں کہتے رہے۔ مگر جلد ہی ان کے مذہبی رجحان اور فطری سلاست روی نے انھیں غزل گوئی کو ترک کرنے پر مجبور کر دیا اور انھوں نے نعت گوئی کو اپنا شعار بنا لیا۔ یوں تو محسن سے پہلے بہت سے شاعروں نے نعت گوئی کی تھی مگر اس کے باوجود ان کے امتیاز و افتخار کی دو اہم وجوہات ہیں۔ اوّل اس سے پہلے کسی شاعر نے نعت گوئی کو اپنا مسلک شعری نہیں بنایا تھا۔ دوم انھوں نے اس میں ایک مخصوص تخلیقی شان پیدا کی۔ موضوع کے اعتبار سے انھوں نے نعتیہ مضامین میں بڑی جدّت سے کام لیا ہے اور صحیح اسلامی عقائد اور تصورات کو اس خوش اسلوبی کے ساتھ پیوند کیا ہے کہ دل وجد کرنے لگتا ہے۔

محسن کی شاعری مجموعی طور پر زبان دانی کا ایک عمدہ نمونہ ہے جس میں عربی، فارسی اور ہندی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ ان کی نعتوں میں صداقت اور خلوص موجود ہے۔ ان کا اسلوب شگفتہ اور رواں دواں ہے۔ دبستان لکھنؤ سے تعلق کی وجہ سے ان کے ہاں شوکت الفاظ پائی جاتی ہے ان کی زبان کوثر و تسنیم میں دُھلی ہوئی ہے۔ نادر و حسین تشبیہات و استعارات کے استعمال نے ان کے کلام کو چار چاند لگا دیئے۔

ان کے کلام کا اصل سرمایہ ان کی نعت گوئی ہے مگر نعتیہ کلام کے علاوہ ان کے سرمایے میں چند غزلیں، ایک ناتمام عشقیہ مثنوی ''نگارستانِ اُلفت''، ایک مثنوی ''فغان محسن'' اور ایک قصیدہ واجد علی شاہ کی شان میں اور چند قطعات، تاریخ و رباعیات ہیں۔

۱۹۰۵ء کو آپ کا انتقال مین پوری (بھارت) میں ہوا۔

نعت

(محسن کاکوروی)

مقاصدِ تدریس

- طلبہ کو نعت کے مفہوم سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے محبت کے جذبات اُبھارنا۔
- طلبہ کو محسن کاکوروی کی شاعرانہ عظمت سے روشناس کرانا۔
- طلبہ کو اُردو ادب میں نعتیہ شاعری کی روایت سے آگاہ کرنا۔
- صفت کی اقسام سے روشناس کرانا۔

الفاظ و تراکیب

سخن	ازل	درود	خواندہ	مہماں
منزلِ توحید	عرش بریں	بیاں	لامکاں	شبِ معراج

سُخن کو رُتبہ ملا ہے مری زباں کے لیے
زباں ملی ہے مجھے نعت کے بیاں کے لیے

ترے ﷺ زمانے کے باعث زمیں کی رونق ہے
مِلا زمیں کو رتبہ ترے ﷺ زباں کے لیے

ازل میں چن لیے خالق نے رنگ رنگ درود
بجائے لعل و گہر، تیرے ﷺ ارمغاں کے لیے

لکھا قلم نے یہ پڑھ کر درود کُرسی پر
بچھی رہے یہ کسی خواندہ مہماں کے لیے

چمک گئی تیرے ﷺ یاروں سے منزلِ توحید
یہ چار اِک بنائے ہیں لامکاں کے لیے

تھی خوش نصیبی عرش بریں شب معراج
کہ بنے سراپا قدم شاہِ ﷺ مرسلاں کے لیے

نزول نسخۂ پاکیزۂ کلام مجید
ترے عُروج، ترے ﷺ عہد کے بیاں کے لیے

خدا کے سامنے محسن پڑھوں گا وصف نبی ﷺ
سجے ہیں جھاڑ یہ باتوں کے، لامکاں کے لیے

(انتخاب نعت از عبدالغفور قمر)

مشق

۱۔ مندرجہ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) شاعر لعل و گہر کو کن معنوں میں استعمال کرتا ہے؟

ب) شاعر لامکاں سے کیا مراد لیتا ہے؟

ج) عرشِ بریں کی خوش نصیبی کیا تھی؟
د) نعت میں کم از کم پانچ مرکبات کی نشاندہی کریں۔
ہ) نعت کے پہلے شعر کے مصرعوں کے درمیان تعلق کی وضاحت کریں۔

۲۔ پانچویں شعر میں ''یاروں'' اور ''چارا کے'' سے شاعر کیا مراد لینا چاہتا ہے؟

۳۔ نعت کے اشعار کے مطابق درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) اس نعت کے شاعر ہیں:

(i) محسن کاکوروی (ii) ماہر القادری
(iii) الطاف حسین حالی (iv) حفیظ جالندھری

ب) متن کے مطابق شاعر خدا کے سامنے پڑھے گا۔

(i) وصف نبیؐ (ii) کلمہ شہادت
(iii) کلمہ توحید (iv) وصفِ صحابہ کرامؓ

ج) نعت میں تعریف بیان کی جاتی ہے:

(i) اللہ تعالیٰ کی (ii) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی
(iii) صحابہ کرامؓ کی (iv) اولیاء کرام کی

۴۔ نصاب میں شامل نعت کا مرکزی خیال لکھیں۔

۵۔ درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

شبِ معراج ۔ عرشِ بریں۔ نسخہ پاکیزہ ۔ لامکاں ۔ منزل توحید

وصفی یا اسم صفت

وصفی سے مراد تعریفی۔ صفاتی یا توصیفی ہے جو صفت سے نکلا ہے۔ یعنی وہ اسم جو کسی دوسرے اسم کی اچھائی، بُرائی، مقدار، حالت اور تعداد کو ظاہر کرے اور اُس چیز میں یہ صفت مستقل طور پر پائی جائے اور جس چیز یا شخص کی اچھائی یا بُرائی بیان کی جائے اُسے موصوف کہتے ہیں۔ مثلاً اونچا، نیچا، بڑا، چھوٹا، بہادر، بزدل، سچا، جھوٹا، خوب صورت، بدشکل، میٹھا، کڑوا وغیرہ۔ اگر اسمِ صفت اور اسمِ موصوف ملا کر لکھیں تو اُسے مرکب توصیفی کہتے ہیں۔ مثلاً سیاہ ٹوپی، نیلا آسمان، گرم چائے وغیرہ۔

اقسام: وصفی یا صفت کی پانچ اقسام ہیں: ذاتی، ضمیری، عددی، نسبتی، مقداری۔

۱۔ صفت ذاتی: یہ ایسی صفت ہے جو اپنے موصوف کی ذاتی خصوصیات بیان کرے۔ مثلاً دانا، نیک، شریف، دولت مند، سخی وغیرہ۔

۲۔ صفت ضمیری: وہ اسم جو دراصل ضمیر ہو اور اس کے ساتھ وہ صفت کے معنی بھی دیتا ہو۔ مثلاً چند، کئی ہر، سب، ایسا، جیسے وغیرہ۔

۳۔ صفت عددی: وہ اسم صفت ہے جو کسی اسم کی ٹھیک تعداد یعنی گنتی ظاہر کرے۔ مثلاً پانچ کرسیاں، آٹھ کتابیں، تین آدمی، سات کیلے وغیرہ۔

۴۔ صفت نسبتی: وہ اسم صفت ہے جس میں کسی دوسری چیز سے کسی نہ کسی طرح تعلق، گہرا واسطہ، لگاؤ اور نسبت پائی جائے۔ مثلاً پاکستان سے پاکستانی، لاہور سے لاہوری، پشاور سے پشاوری، ایران سے ایرانی، کاکوری سے کارکوروی وغیرہ۔

۵۔ صفت مقداری: ایسے تمام الفاظ جو کسی چیز کی مقدار یا جسامت کو ظاہر کرے مثلاً پانی کافی ٹھنڈا ہے، یہ سیب بہت میٹھا ہے، وہ کیسا ہوشیار لڑکا ہے، اکبر بہت موٹا ہے۔ ان جملوں میں بہت، کیسا، کافی کے الفاظ صفتِ مقداری ہیں۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو وصفی ولغوی معنی کے لحاظ سے نعت کا استعمال کروائیں۔
۲۔ اساتذہ کرام طلبہ کے درمیان کسی تحریر پر استحسانی انداز میں گفتگو کروائیں۔
۳۔ مذکورہ نعت کو طلبہ سے ترنم کے ساتھ پڑھنے کا کہا جائے۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو اُردو میں نعت گوئی کی روایت سے آگاہ کریں۔
۲۔ اساتذہ طلبہ کو اُردو ادب میں محسن کاکوروی کے مقام بحیثیت نعت گو شاعر سے آگاہ کریں۔